فضائل ذی الحجہ واحکامِ قربانی

افادات

حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

محمد زید مظاہری ندوی

استاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ یوپی

ناشر

جامعہ خیر العلوم بورگاؤں خورد کھنڈوہ (ایم پی)

فضائل ذی الحجہ واحکامِ قربانی

افادات

حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

محمد زید مظاہری ندوی
استاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ یوپی

ناشر

جامعہ خیر العلوم بورگاؤں خورد کھنڈوہ (ایم پی)

نام کتاب	:	فضائل ذی الحجہ واحکام قربانی
افادات	:	حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ
مرتب	:	مفتی محمد زید مظاہری ندوی
باہتمام	:	مولانا سلامت اللہ صاحب دامت برکاتہم
صفحات	:	۲۴
سن اشاعت	:	۱۴۳۲ھ

فہرست

مکتوب گرامی

حضرت مولانا سید حبیب احمد صاحب باندوی مدظلہ العالی

جانشین حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ وناظم جامعہ عربیہ ھتورا باندہ یوپی

عزیزم مولوی سلامت اللہ صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے خیریت ہو، اس وقت مجھے ایک بات عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ مفتی زید صاحب سے گفتگو ہوئی انہوں نے کہا والد صاحب علیہ الرحمہ کی بہت سی اہم تصانیف رہی جارہی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کیسے میں اس امانت سے سبکدوش ہوں میری مشغولیت بڑھتی جارہی ہے اور یہ بات مفتی صاحب کئی بار کہہ چکے ہیں اور میں بھی پریشان ہوں کہ کیسے والد صاحب کی اہم تصانیف سامنے آئیں، میرا ذہن آپ کی طرف گیا کہ آپ کے ذریعہ والد صاحب کا ایک بڑا ادارہ چل رہا ہے اور گویا کہ انکی ایک تمنا پوری ہورہی ہے تو آپ اللہ کا نام لے کر والد صاحب علیہ الرحمہ کی تصانیف کی طرف توجہ فرمائیں، اللہ اس کا بھی انتظام فرمائے گا، بہت سی تصانیف تو مدرسوں اور علماء سے متعلق ہیں تو گویا کہ وہ ایک جز کی حیثیت رکھتی ہیں، کام شروع کردیجئے میں بھی جس لائق ہوں تعاون کرتا رہوں گا۔

حبیب احمد غفرلہ

جامعہ عربیہ ہتورا باندہ یوپی

3-11-2011

عرض ناشر

اس عاجز بندہ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات میں سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے اپنے ایک محبوب و برگزیدہ بندہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی علیہ الرحمہ کے زیر سایہ تعلیم حاصل کرنے اور ان کی نیک صحبت میں رہ کر تربیت حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرمائی، اور حضرت کے ہی قائم کردہ ادارہ **"جامعہ خیر العلوم بورگاؤں خرد"** کی خدمت کے لیے منتخب فرمایا، حضرت کی شفقتوں وعنایتوں کے احسانات کا بدلہ احقر پوری زندگی نہیں ادا کر سکتا۔

حضرت کے ہی خلوص کی برکت ہے کہ الحمد للہ حضرت مولانا سید حبیب احمد صاحب باندوی دامت برکاتہم و حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی مدظلہ العالی کی سرپرستی میں مخلص و محنتی اساتذہ و معاونین کی مساعیٔ جمیلہ کے نتیجہ میں "جامعہ خیر العلوم خرد" مدھیہ پردیش کے بڑے اداروں میں سمجھا جاتا ہے، جہاں سیکڑوں طلباء دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اطراف وعلاقہ میں بھی اس کا فیض جاری ہے، بڑی تعداد میں ادارہ کی ماتحتی میں مکاتب قائم ہیں۔

احقر کے لیے بڑی خوشی اور سعادت کی بات ہے کہ حضرت مولانا سید صدیق احمد باندویؒ کے علمی، واصلاحی، وتربیتی ارشادات، مکاتیب، مواعظ نیز آپ کے تحریر کردہ علمی واصلاحی مقالات ومضامین اور مختلف رسائل جواب تک شائع نہ ہو سکے تھے، میرے محترم حضرت مولانا مفتی محمد زید صاحب مظاہری ندوی (استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) کے پاس قیمتی ذخیرہ کی شکل میں محفوظ ہیں۔

محترم موصوف کو اللہ تعالی نے حضرت باندوی علیہ الرحمہ کی خدمت میں تقریباً بیس سال رہنے کی سعادت نصیب فرمائی، اس مدت میں انہوں نے حضرت کے بے شمار ملفوظات و مواعظ ، درس قرآن و درس حدیث اور دیگر علمی واصلاحی مضامین جمع کئے تھے، جنکی اشاعت میں وہ برابر مصروف ہیں، اور مختلف مجموعے اس کے منظر عام پر آچکے ہیں۔

احقر ناکارہ نے محترم موصوف سے درخواست کی کہ حضرتؒ کے قیمتی ذخیرہ اور علمی سرمایہ کی نشر واشاعت حضرت کے اس مرکزی ادرہ سے بھی کی جائے جس کو خود حضرتؒ نے قائم فرمایا، بے شک یہ ادرہ اسکا زیادہ مستحق ہے کہ حضرتؒ کے علوم کی نشر واشاعت اس مرکز کے واسطے سے سارے عالم میں ہو، الحمد للہ محترم موصوف نے احقر کی اس درخواست کو قبول فرمایا، اسی کے پیش نظر جامعہ خیر العلوم نے شعبہ نشر واشاعت قائم کیا جس سے انشاء اللہ حضرت کے علوم وافادات کی نشر واشاعت ہوگی۔

اسی کی ساتھ امت کی ضرورت کے مطابق اصلاحی مضامین ورسائل کی اشاعت بھی پروگرام میں شامل ہے، یہ مختصر رسالہ اسی سلسلہ کی ایک پہلی کڑی ہے، اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے اس شعبہ کو قبول فرمائے ، اور حضرتؒ کے علوم کی نشر واشاعت اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے ، اور معاونین واراکین کے لیے بھی ذخیرہ آخرت بنائے۔

سلامت اللہ

خادم جامعہ خیر العلوم بورگاؤں خرد کھنڈوہ (ایم پی)

۶/ ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ

عرض مرتب

حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندوی علیہ الرحمہ امت کی ان برگزیدہ شخصیتوں میں سے ہیں جن کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صدیوں میں کبھی کبھی ایسے بندوں کو پیدا فرماتا ہے، جن کے خلوص اور دینی جدوجہد کے نتیجہ میں علاقہ کے علاقہ فیضیاب ہوتے ہیں، جن حضرات نے حضرت مولانا کو قریب سے دیکھا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ حضرت کا ایک ایک لمحہ دینی خدمت کے لیے وقف تھا، آپ کا ایک منٹ بھی فضول کاموں یا باتوں میں ضائع نہ ہوتا تھا، آپ کے وقت میں اللہ نے ایسی برکت عطاء فرمائی تھی کہ ایک طرف سیکڑوں کی تعداد میں پریشان حال اور ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پوری کرنے کی کوشش، کثرت سے آنے والے خطوط کے جوابات، بنجر علاقوں کی بستیوں میں تبلیغی دورے اور دوسری طرف تدریسی کاموں کے ساتھ ساتھ تصنیفی وتالیفی کام بھی آپ کا محبوب مشغلہ تھا، حیرت ہوتی ہے کہ ان سارے کاموں کے ساتھ ساتھ آپ تصنیف وتالیف کیلئے کیسے وقت نکال لیتے تھے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وقت اور تمام کاموں میں بڑی برکت رکھی تھی یہ آپ کے خلوص کی برکت ہی ہے کہ اپنی زندگی میں آپ نے جتنے بھی علمی و دینی اور دعوتی کام کئے، الحمدللہ وہ سب مقبول ہوئے اور جس کے بہتر نتائج واضح طور پر امت کے سامنے برابر آرہے ہیں، آپ کے قیمتی سرمایہ اور باقیات صالحات میں آپ کے علمی واصلاحی ملفوظات ومکتوبات اور دعوتی مضامین ومختلف مقالات ورسائل نیز آپ کا درس قرآن و درس حدیث بھی ہے جن کی نشرواشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔

''جامعہ خیر العلوم بورگاؤں خرد'' مدھیہ پردیش کے اداروں میں سے ایک بڑا ادارہ ہے جس کو حضرت مولانا سید صدیق احمد باندویؒ نے اپنی عمر کے آخری ایام

میں بڑی قربانیوں اور جانفشانیوں کے ساتھ قائم فرمایا تھا۔

ہم اہل جامعہ خیر العلوم کے شکر گذار ہیں کہ جب ان کے علم میں یہ بات آئی کہ حضرت کے متفرق مقالات ومضامین اور مختلف علمی واصلاحی اور دعوتی رسائل ایسے ہیں جواب تک منظر عام پر نہیں آسکے، نیز حضرتؒ کے ہزاروں کی تعداد میں علمی واصلاحی ملفوظات ومکتوبات کا ذخیرہ بھی محفوظ ہے جواب تک زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکا، انہوں نے حوصلہ بلند کرتے ہوئے پورے وثوق اور عزم مصمم کے ساتھ اس بات کی پیش کش کی کہ حضرتؒ کے اس نوع کے جتنے علمی تبرکات اور باقیات صالحات ہیں یہ ادارہ اس کے نشر واشاعت کی سعادت حاصل کرے، اور حضرتؒ کے فیوض وبرکات حضرتؒ ہی کے قائم کردہ اس مرکز سے سارے عالم میں پھیلیں۔

احقر نے ان حضرات کے اس بلند حوصلہ اور نیک ارادوں کی قدر کرتے ہوئے ان کی اس خواہش کو قبول کیا **وما ذلک علی اللہ بعزیز**، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اس سلسلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچائے، اور امت کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

محمد زید مظاہری ندوی

استاد حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

نزیل جامعہ خیر العلوم بورگاؤں خرد کھنڈوہ

۵ ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل ماہ ذی الحجہ واحکامِ قربانی

یہ قمری مہینوں میں سے بارہواں اور آخری مہینہ ہے، اس کی وجہ تسمیہ خود اس کے نام سے ظاہر ہے، ذوالحجہ کے معنی ہیں حج والا، کون نہیں جانتا ہے کہ یہ حج والا مہینہ ہے، اس مہینے میں حج ہوتا ہے، حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کے بنائے ہوئے خدا کے گھر کی زیارت وطواف کے لئے دنیا کے گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ سے اس سرزمین پر جسے کعبۃ الارض کہا جاتا ہے، یعنی زمین کا ابھرا ہوا درمیانی حصہ، جوق در جوق شیفتگان عشق الٰہی ....جمع ہوتے ہیں۔

حج کی حقیقت اس کے فرائض اور مسائل کے لئے چونکہ مستقل ''رسائل معلم الحجاج، اغلاط الحجاج، سفرنامہ حجاز'' شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہم صرف حج کے علاوہ اس ماہ کے دوسرے احکام سے بحث کرتے ہیں۔ اور حج کے متعلق جملہ احکام کے معلومات کے لئے مذکورہ بالا رسالے ضرور منگائیے۔

ماہ ذالحجہ کی وجہ فضیلت

اس ماہ کے فضائل بہت سے ہیں، سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس مہینہ میں یکم ذوالحجہ سے دس ذوالحجہ تک دس دن نہایت بابرکت اور فضیلت والے ہیں، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے حق تعالیٰ کو ان دس دنوں میں نیک کام پسند ہیں ایسے اور ایام میں نہیں، صحابہ نے عرض کیا کہ ''جہاد فی سبیل اللہ'' بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ''جہاد فی سبیل اللہ'' بھی نہیں،

صحابہ نے اس استعجاب و حیرت سے عرض کیا کہ ''جہاد فی سبیل اللہ'' بھی نہیں، آپ نے فرمایا: ہاں؛ ''جہاد فی سبیل اللہ'' بھی نہیں البتہ وہ شخص جو جہاد کے لیے اپنی جان اور اپنا مال لے کر نکل گیا اور پھر کچھ بھی لے کر نہ آیا، (نہ مال ہی نہ جان ہی) ایسا شخص شاید کچھ برابری کر سکے (بخاری شریف)

نیز صحیح ابن حبان اور صحیح ابن عوانہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی سے دن بھی عشرہ ذی الحجہ سے افضل نہیں، یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اگر کسی نے نذر مانی کہ میں افضل الایام (تمام دنوں میں سب سے افضل دن) کا روزہ رکھوں گا تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ انہیں دنوں میں روزہ رکھے، کیونکہ سال بھر میں ان ایام سے زیادہ افضل دوسرے دن کوئی نہیں ہیں۔

دوسری وجہ فضیلت

دوسری وجہ فضیلت اس مہینہ کو عرفہ کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے چونکہ عرفہ ۹/ ذی الحجہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے، یوں سمجھنا چاہیئے کہ تمام سال کے دنوں میں دس دن شروع ذوالحجہ کے افضل ہیں، اور پھر ان دنوں میں سب سے افضل عرفہ کی دن ہے، تو حاصل یہ ہوا کہ عرفہ کے دن سے بڑھ کر کوئی اور دن نہیں۔

چنانچہ اگر کسی نے یہ نذر کی کہ سال کے تمام دنوں میں جو افضل دن ہوگا اس میں ایک دن کا روزہ رکھوں گا تو صرف یوم عرفہ کے روزہ کا اس کو حکم دیا جائے گا۔

قول فیصل اور قول مختار یہی ہے کہ دنوں میں سب سے افضل ایام عشرہ ذی الحجہ کے ہیں کیونکہ ان میں عرفہ کے دن ہے اور راتوں میں سب سے افضل راتیں

آخری عشرہ رمضان کی ہیں کیونکہ قول جمہور کے مطابق ان میں شب قدر ہوتی ہے۔

یوم عرفہ کی فضیلت

یوم عرفہ کی فضیلت میں پہلے یہ کہہ چکا ہوں کہ حق تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام جو ہمارے حق میں ہے وہ یہ ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کردے، دوسرے انعامات تو بعد کی چیزیں ہیں، نجات کا مدار ہی اس پر ہے اور ہمارے لیے سب سے بڑی اور اہم چیز نجات ہی ہے جو موقوف ہے گناہوں کی معافی پر اس لیے سب سے بڑی چیز گناہوں کی معافی ہے، کیونکہ آئندہ زندگی کی کامیابی اور ناکامی کا مدار ہی اس پر ہے، اور جب اس پر مدار ٹھہر تو اس کی ہمیں بہت کچھ قدر کرنی چاہئے۔

یوم عرفہ کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اس دن کے روزے سے (گذشتہ ایک سال کے ساتھ) ایک سال کے آئندہ کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں، ☆ سبحان اللہ! کچھ حد وحساب ہے خدا کے اس دَین کا، مگر افسوس کہ اب کوئی لینے والا ہی نہیں، خدا کے دن کا موسیٰ سے پوچھئے احوال گئے آگ لینے کو پیمبری مل جائے۔

تیسری وجہ فضیلت

تیسری وجہ فضیلت ماہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی وجہ سے ہے، کیونکہ یہ ایک بہت بڑے واقعہ کے ظہور کا اور بہت بڑے انعام کا دن ہے، یہی وہ دن ہے جس میں ایک غیبی خواب کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے پیارے لخت جگر کو جو بڑی تمناؤں اور آرزوؤں کے بعد بڑھاپے میں نصیب ہوا تھا، خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لیے لے گئے تھے، اور حق تعالیٰ نے ”قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا “(آپ نے خواب کو سچا کردکھایا) خطاب کے ساتھ ان کی جگہ ایک مینڈھا بھیجا، اور اس کی قربانی کو حضرت

اسماعیل علیہ السلام کے قربان کا قائم مقام قرار دیا، یہی وجہ ہے کہ ان سچے اور پاک بندوں کی یادگار کو زندہ اور باقی رکھنے کے لیے آج تمام مسلمانان عالم کو حکم ہے کہ وہ بھی اس تاریخ میں قربانیاں کریں تا کہ اس واقعہ کی یاد ہر مسلمان کے دل میں تازہ ہو جائے، اور وہ اس واقعہ کو یاد کر کے سبق سیکھے کہ خدا کے راستہ میں اس طرح اپنی پیاری سی پیاری چیز کو قربان کیا جاتا ہے، اور وقت پڑے تو مجھے بھی اس کے لیے تیار رہنا چاہیے، مگر کتنے مسلمان ہیں کہ بقرعید کے روز ان کے قلوب میں بھول کر بھی اس قسم کا مضمون آتا ہے، شاید ہزاروں میں دو چار سے زیادہ نہ ہوں بلکہ عموماً جیسے شادی بیاہ کی اور ہزاروں رسمیں ہوتی ہیں اور ہمیشہ سے ہوتی آئی ہیں، ایسے ہی اکثر عوام الناس اس کو بھی ایک رسم کی طرح کی ادا کرتے ہیں، جب سے آنکھ کھولی باپ دادا کو دیکھتے آئے ہیں کہ وہ بقرعید کے روز ایک گائے کو کیا کرتے تھے، اس لیے لاؤ ہم بھی کر دیں، بہت سے اس خیال سے کرتے ہیں کہ پاس پڑوس اور محلے والے کیا کہیں گے کہ اتنے کھاتے پیتے امراء اور فراخدست ہوتے ہوئے بھی قربانی نہیں کرتے، پس چاہئے کہ قربانی کرتے ہوئے مسلمان یہ خیال کرے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک واقعہ کو سامنے رکھ کر قربانی کر رہا ہوں اور وہی سبق حاصل کرے۔

قربانی کرنے والوں کے لیے ایک ہدایت

جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ شروع ذوالحجہ سے حجامت نہ کرائے، نہ بال ترشوائے، نہ ناخن کٹوائے تا کہ ان حضرات کے ساتھ جو حج کے لیے گئے ہوئے ہیں صورۃً مشابہت ہو جائے، چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کہ جب عشرہ ذوالحجہ داخل ہو جائے اور قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو نہ بال

منڈوائے، نہ ناخن کتروائے'' لیکن آج اس حکم کی طرف اس قدر بے اعتنائی برتی جاتی ہے کہ اورتو اور خواص تک کو اس کی طرف توجہ نہیں، خدا اس بے توجہی سے بچائے۔

دوسری ہدایت

یکم ذوی الحجہ سے نو ذوالحجہ تک روزہ رکھنا مسنون ہے، اور اس کا بہت ثواب آیا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے چنانچہ ابوداؤد اور نسائی کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو روز ذوی الحجہ کے اور دس تاریخ محرم اور ہر مہینہ میں سے تین دن اور ہر مہینہ کے پہلے پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے، مسلمانوں کو چاہئے کہ اس خیر کثیر سے بے اعتنائی برتنے کے بجائے آئندہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں، حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق عطاء فرمائے۔

ایک غلطی کی اصلاح

ایک غلطی کی اصلاح بعض جگہ رواج ہے کہ عرفہ منانے کی نیت سے لوگ جوق درجوق جمع ہوکر احرام باندھ کر'' **لبیک اللھم لبیک** '' پکارتے ہوئے اور حج کے تمام احکام ادا کرتے ہوئے کسی جنگل میں جا کر جمع ہوجاتے ہیں یہ جائز نہیں۔

فضائل قربانی

حضرت زید ابن ارقمؓ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ یہ قربانی کیا چیز

ہے؟ رسالت مآب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کہ تمہارے باپ جناب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور ہر ہر بال کے عوض میں نیکی ملتی ہے، قربانی کے خون کے پہلے قطرہ سے سب صغیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے روایت فرماتے ہیں کہ قربانی کا خون گو زمین پر گرتا ہے مگر خدا کی حفاظت میں رہتا ہے، جو شخص ثواب کی نیت سے بخوشی قربانی کرے اس کیلئے سواری دوزخ کی آڑ بن جاوئے گی، اللہ تعالیٰ کو بقر عید کے روز قربانی کا ذبح سب سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص باوجود وسعت وگنجائش کہ قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے۔

مسائل قربانی

قربانی کرنا ایسے شخص پر جو مسلمان اور مقیم ہو یعنی مسافر شرعی نہیں اور ضرورت اصلیہ کے علاوہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو واجب ہے خواہ نقد مال ہو یا اسباب ہو اور اس مال پر ایک سال کا گذر جانا شرط نہیں، اسی طرح تجارتی ہونا بھی شرط نہیں بلکہ آخر ی ایام قربانی میں اگر کسی صورت سے مال کا مالک ہو جائے تو قربانی واجب ہے، اسی طرح اگر آخر بارہویں ذوالحجہ کا سورج ڈوبنے سے پہلے مسلمان ہو جائے یا مقیم ہو جائے اور بقدر نصاب مال کا مالک ہو تو قربانی واجب ہے۔

ضرورت اصلیہ کی تشریح

ضرورت اصلیہ: وہ ضرورت جو جان یا آبرو کے متعلق کے ہو یعنی اس کا پورا نہ ہونے سے جان یا آبرو جانے کا خوف ہو مثلاً کھانا، پینا، کپڑے، رہنے کا مکان، پیشہ ور کو اس کے پیشہ کے اوزار (و آلات مثلاً مشینیں) باقی بڑی دیگیں اور بڑے بڑے فرش اور شامیانے اسباب ضروریہ میں داخل نہیں۔

نصاب اور وقت

(۱) مال کی وہ خاص مقدار میں جن پر شریعت نے زکوٰۃ فرض کی مثلاً چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے جس میں ساڑھے باون تولہ ہوتے ہیں (اور آج کل تقریباً چھ سوگرام چاندی ہوتی ہے)۔

(۲) دسویں تاریخ سے لیکر بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہتر دن دسویں تاریخ ہے، پھر گیارہویں، پھر بارہویں۔

(۳) شہر اور قصبہ کے رہنے والوں کو عید کی نماز کے پیشتر قربانی کر لینا درست نہیں، البتہ اگر کوئی گاؤں میں رہتا ہو تو وہاں صبح کی نماز کے بعد ہی قربانی کر لینا درست ہے۔

(۴) بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے قربانی کرنا درست ہے۔ جب سورج ڈوب گیا تب قربانی درست نہیں۔

(۵) دسویں سے لے کر بارہویں تک جب جی چاہے قربانی کرے، رات کو یا دن کو البتہ رات کو مکروہ تنزیہی ہے۔

قربانی کے جانور کے شرائط اور اوصاف

(۱) بکری، بھیڑ، گائے، دنبہ، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ اتنے جانوروں کی قربانی کرنا درست ہے، اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

(۲) گائے، بھینس، اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہوکر قربانی کریں تو بھی درست ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربت (یعنی عبادت اور ثواب) کی ہو اگر کسی شخص کی نیت فقط گوشت کی ہو تو قربانی درست نہ ہوگی۔

(۳) قربانی کے لیے کسی نے گائے اس نیت سے خریدی کہ اگر کوئی اور مل گیا تو اسے بھی شریک کرلیں گے، خریداری کے بعد اگر کچھ اور لوگ شریک ہو گئے تو درست ہے اور اگر خریدنے کے وقت یہ نیت نہ تھی بلکہ اپنی ہی طرف سے پوری گائے قربانی کرنے کی نیت تھی تو اب اس گائے میں کسی اور کو شریک کرنا بہتر نہیں لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا تو امیر کو جس پر قربانی واجب تھی جائز ہے اور اگر غریب تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی جائز نہیں۔

(۴) قربانی کا جانور کا گم ہو گیا اس لیے دوسرا خریدا پھر وہ پہلا بھی مل گیا تو امیر کو ایک ہی قربانی واجب ہوگی اور غریب کو دونوں کی۔

(۵) سات آدمی گائے میں شریک ہوئے تو گوشت باٹنے کے وقت اٹکل سے نہ باٹیں بلکہ خوب ٹھیک تول تول کر باٹیں، نہیں تو اگر کوئی حصہ زیادہ یا کم رہ جائے گا تو سود ہو جائے گا اور گناہ ہوگا، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے کو بھی شریک کرلیں تو جس

طرف کلہ پائے ہوں اس طرف گوشت کم ہونا درست ہے۔

(۶) بکرا، بکری ایک سال بھر سے کم کی درست نہیں۔

(۷) گائے بھینس پورے دو برس کی ہو چکے تب قربانی درست ہے اور اونٹ پانچ برس سے کم درست نہیں۔ البتہ بھیڑ یا دنبہ اگر اتنے موٹے تازے ہوں کہ سال بھر کے معلوم ہوتے ہوں اور سال بھر والے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیئے جاویں تو کچھ فرق معلوم نہ ہو تو ایسے بھیڑ دنبے چھ ماہ کے بھی درست ہیں۔

وہ عیب جن کی وجہ سے قربانی نہیں ہوتی

(۱) وہ بکری جو باولی ہو کر گھومنے لگے اور چرنا اور دوسری بکریوں کے ساتھ رہنا چھوڑ دے۔

(۲) وہ بکری جو خارش کی وجہ سے اس قدر دبلی ہوگئی ہو کہ ہڈیوں میں بھی مغز نہ رہا۔

(۳) اندھا ہونا یا بھینگا ہونا، اس درجہ دبلا ہونا کہ ہڈیوں میں بھی مغز نہ رہے، لنگڑا پن اس قدر ہو کہ چل نہ سکے یا ایسی بیماری ہو کہ مرض بالکل ظاہر ہو، یا تہائی سے زائد حصہ کان یا دم کا کٹا ہوا ہو یا آنکھ کی تہائی یا تہائی سے زائد روشنی جاتی رہی ہو۔

(۴) وہ جانور جس کے اکثر دانت ٹوٹ گئے ہوں۔

(۵) جس کے خلقۃً (یعنی پیدائشی) کان ہی نہ ہوں لیکن اگر چھوٹے چھوٹے ہوں تو جائز ہے۔

(۶) جس کے تھن کسی مرض کی وجہ سے مر گئے ہوں، (یعنی سوکھ گئے ہوں)، بکری کا ایک، گائے اونٹ کے دو تھن تمام کے حکم میں ہیں۔

(۷) زبان کا اس درجہ کٹا ہوا ہونا کہ چرنے اور کھانے سے مانع ہو۔

(۸) سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں، البتہ اگر بالکل جڑ سے نہ ٹوٹے ہوں یا پیدائشی نہ ہوں تو جائز ہے۔

(۹) لنگڑا پن اس درجہ ہو کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہو چوتھا رکھا ہی نہ جاتا ہو یا چوتھے سے چل ہی نہ سکتا ہو۔

(۱۰) اگر عیب خریدنے کے بعد پیدا ہو گیا ہو تو امیر کو دوسرا جانور خرید کر کے قربانی کرنا چاہئے اور غریب کو وہی کافی ہے۔

(۱۱) اگر کوئی عیب ذبح کرنے کے وقت تڑپنے سے پیدا ہوا ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔

مستحباتِ قربانی

(۱) قربانی کے جانور کا موٹا اور خوبصورت ہونا مستحب ہے۔

(۲) چھری تیز ہو اور ذبح کے بعد ٹھنڈا ہونے تک کھال نہ اتاریں۔

(۳) اگر ذبح کرنا جانتا ہو تو اپنے ہاتھ سے قربانی کرے ورنہ کسی سے کرالے اور خود موجود رہے۔

(۴) ذبح کے وقت یہ دعاء پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ .

(اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے)

(۵) ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامَ .

(۶) ذبح کرنے کے وقت سختی نہ کرے۔

(۷) رسیّ وغیرہ سب خیرات کردے۔

گوشت وکھال کے احکام

(۱) گوشت تہائی خیرات کرے، تہائی اپنے قرابت دار کو کھلاوے، تہائی اپنے اور اہل وعیال کے لیے رکھے۔

(۲) قربانی کے جانور کی کھال خیرات کردے یا اس سے کچھ بنوالے یا ایسی چیز سے بدل لے جو باقی رہ سکے، جیسے ڈول وغیرہ۔

(۳) قربانی کا گوشت کھال یا کھال کی قیمت قصائی کی اجرت میں دینا جائز نہیں۔

(۴) اسی طرح امام اور مؤذن کو خدمتِ مسجد کی اجرت میں دینا جائز نہیں، البتہ اگر کسی مسجد میں یہ دستور بھی نہ ہو اور صاف کہہ دیا گیا ہو کہ یہاں کھال وغیرہ نہ دیں گے تو پھر کوئی امام اگر غریب ہو تو قیمت یا کھال اور اگر امیر ہو تو صرف کھال دیدینا جائز ہے۔

عید کی نماز کا بیان

(۱) ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے۔

(۲) عیدالاضحیٰ کی نماز کا وقت اور طریقہ وہی ہے جو عیدالفطر میں ہے البتہ اتنا فرق

ہے کہ عید الاضحیٰ کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔

عید کی نماز کا طریقہ [۱]

عید الفطر (اسی طرح عید الاضحیٰ) کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرے:

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْوَاجِبِ صَلٰوةَ عِيْدِ الْاَضْحٰى☆مَعَ سِتِّ تَكْبِيْرَاتٍ وَاجِبَةٍ۔

یعنی میں نے نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھوں، یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سُبْحَانَكَ اللّٰهم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی ہی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلک ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھ کر حسب دستور رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑھ لے اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جاوے، بعد نماز دو خطبہ منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعہ کے خطبہ میں بیٹھتا ہے۔

(بہشتی زیور: گیارہواں حصہ، ص۸۲)

---

[۱] حضرتؒ نے عید کی نماز کا طریقہ اپنے رسالہ میں تحریر نہیں فرمایا تھا، ضرورت کے پیش نظر ''بہشتی زیور'' سے بعد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ (مرتب)

☆ عید الفطر میں بجائے عید الاضحی کے عید الفطر کہا جائے گا۔

مسنونات روز عید

عیدالاضحیٰ کے دن دس چیزیں مسنون ہیں:

(۱) آرائش کرنا (یعنی زینت کا اہتمام کرنا)

(۲) مسواک کرنا۔

(۳) غسل کرنا۔

(۴) حسب استطاعت عمدہ وجائز کپڑے پہننا۔

(۵) خوشبو لگانا۔

(۶) عیدگاہ میں پہلے جانا۔

(۷) عیدگاہ جانے سے قبل کچھ نہ کھانا۔

(۸) بلکہ واپسی کے بعد سب سے پہلے اپنی قربانی میں سے کھانا مسنون ہے۔

(۹) راستے میں ''اللّٰہ اَکْبَرُ اَللّٰہ اَکْبَرُ لَا اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہ وَاَللّٰہ اَکْبَرُ ، اَللّٰہ اَکْبَر وَلِلّٰہ الْحَمْد'' بآواز بلند کہنا؟

احکام تکبیرات تشریق

(۱) نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کی مستحب جماعت کے بعد اور عید کی نماز کے بعد ایک مرتبہ یہ تکبیر ''اللّٰہ اَکْبَرُ اَللّٰہ اَکْبَرُ لَا اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہ وَاَللّٰہ اَکْبَرُ ، اَللّٰہ اَکْبَر وَلِلّٰہ الْحَمْد'' کہنا مقیم کو واجب ہے۔

(۲) نماز سے متصل کہے اگر سلام پھیر کر بات کر لی یا مسجد سے نکل گیا یا زور سے ہنس پڑا، یا وضو توڑ دیا تو تکبیر ساقط ہو جائے گی۔

(۳) اگر مسافر کسی امام مقیم کی اقتداء کرے یا عورت کسی امام کے پیچھے نماز پڑھے ان پر تکبیر کہنی واجب ہے، البتہ عورت آہستہ سے کہے۔

(۴) جس کی ایک رکعت یا زائد جاتی رہی سلام کے بعد تکبیر کہے۔

(۵) اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدی تکبیر کو نہ چھوڑے، زور سے پڑھے تا کہ امام وغیرہ کو یاد آجائے اور وہ بھی پڑھ لیں۔

(۶) دیہات والوں پر تکبیر واجب نہیں۔

بدعات متعلق بقرعید

بدعات متعلق بقرعید دینے لینے کا حکم یہاں بھی عید کا سا ہے جیسا اس کا حکم ہے، وہی اس کا حکم ہے، دوسرے بہت سے آدمیوں پر قربانی واجب ہے اور قربانی نہیں کرتے یہ بھی گناہ ہے، تیسرے قربانی میں اپنی طرف سے یہ بات گھڑ رکھی ہے کہ سری سقہ کا حق ہے اور پائے نائی کا حق ہے یہ بھی واہیات اور خلاف شرع پابندی ہے، ہاں اپنی خوشی جسے چاہے دے دو۔

ذی الحجہ کے پورے احکام ان کتب سے معلوم ہوں گے:

مواعظ الضحی، العبرہ بذبح البقرہ ، ترغیب الاضحیہ ، تحصیل المرام ، تکمیل الانعام ، الحج المبرور۔ (یہ سب حضرت تھانویؒ کے مواعظ ہیں)

عقیقہ کا طریقہ اور اس کی دعاء

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ (اس جگہ بچے کا نام لے) دَمُهَا بِدَمِهٖ لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَ جِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَ شَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ (اور اگر لڑکی ہو تو بجائے مذکر کی ضمیر کی ضمیر مؤنث لائے) یعنی بدمهٖ اور بلحمهٖ اور بجلده. اور

بشعرہ میں سب جگہ بجائے ہٖ کے ھا پڑھے) اِنِّیْ وَجَّھْتُ سے لے کر وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِین تک پڑھیں اس کے بعد **اللھم منک ولک** اور پھر **بسم اللہ اللہ اکبر** کہہ کر ذبح کرے، (یعنی ذبح سے پہلے وہی دعاء پڑھے جو قربانی کی دعاء ہے اور ذبح کے بعد عقیقہ کی دعاء پڑھے جو اوپر مذکور ہوئی)

عقیقہ سنت ہے لڑکے کی پیدائش پر دو بکرے، لڑکی کے لیے ایک، ساتویں دن یا پانچویں دن یا اکیسویں دن کرے۔

تمت

مکتوب گرامی

محی السنہ حضرت مولانا الشاہ ابرار الحق صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)

حامداً ومصلیا ومسلماً اما بعد! علمی دینی حلقوں میں حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے، بلاشبہ مولانا کے قابل قدر کارناموں کے پیش نظر اس کی ضرورت تھی کہ ان کی تبلیغی و تعلیمی اور اصلاحی خدمات، قران پاک کی تعلیم کیلئے مکاتیب کے قیام کی مساعی، ضعف و بیماری کے باوجود دین حق کی اشاعت وحفاظت کے لئے مسلسل شبانہ روز جد وجہد اور ان کی زندگی کی نمایاں خصوصیات واوصاف سے موجودہ آنے والی نسلوں کو واقف کرایا جائے تاکہ وہ اپنی اپنی زندگیوں میں اس سے روشنی حاصل کر سکیں، جس کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے اللہ تعالی اس کو قبول فرمائے اور امت مسلمہ کے لئے مفید اور نافع بنائے۔ آمین

والسلام

ابرار الحق